نئی بہار

حصّہ-1

تخلیق تحریر اور ترجمہ کی درسی کتاب

گیارھویں جماعت کے لیے

© NCERT not to be republished

5193

विद्यया ऽमृतमश्नुते

एन सी ई आर टी
NCERT

نیشنل کونسل آف ایجوکیشنل ریسرچ اینڈ ٹریننگ

NATIONAL COUNCIL OF EDUCATIONAL RESEARCH AND TRAINING

Takhleequi Jauhar, Part-I Text book in
Creative Writing and Translation-(Urdu)
for Class XI

ISBN 978-93-5007-750-4-Part- I
978-93-5007-770-2-Part-II

پہلا اردو ایڈیشن

فروری 2016 پھالگن 1937

دیگر طباعت

مئی 2019 جیشٹھ 1941

PD 2H SPA

© نیشنل کونسل آف ایجوکیشنل ریسرچ اینڈ ٹریننگ، 2016

قیمت: ₹00.00

جُملہ حقوق محفوظ

- ناشر کی پہلے سے اجازت حاصل کیے بغیر، اس کتاب کے کسی بھی حصے کو دوبارہ پیش کرنا، یادداشت کے ذریعے بازیافت کے سسٹم میں اس کو محفوظ کرنا یا برقیاتی، میکانیکی، فوٹو کاپینگ، ریکارڈنگ کے کسی بھی وسیلے سے اس کی ترسیل کرنا منع ہے۔
- اس کتاب کو اس شرط کے ساتھ فروخت کیا جارہا ہے کہ اسے ناشر کی اجازت کے بغیر، اس شکل کے علاوہ جس میں کہ یہ چھاپی گئی ہے یعنی، اس کی موجودہ جلد بندی اور سرورق میں تبدیلی کرکے، تجارت کے طور پر نہ تو مستعار دیا جاسکتا ہے، نہ دوبارہ فروخت کیا جاسکتا ہے، نہ کرایہ پر دیا جاسکتا ہے اور نہ ہی تلف کیا جاسکتا ہے۔
- کتاب کے صفحہ پر جو قیمت درج ہے وہ اس کتاب کی صحیح قیمت ہے۔ کوئی بھی نظرثانی شدہ قیمت چاہے وہ ربر کی مہر کے ذریعے یا چِپٹی یا کسی اور ذریعے ظاہر کی جائے تو وہ غلط متصور ہوگی اور ناقابلِ قبول ہوگی۔

این سی ای آر ٹی کے پبلی کیشن ڈویژن کے دفاتر

این سی ای آر ٹی کیمپس
سری اروندو مارگ
نئی دہلی - 110016 فون 011-26562708

108,100 فٹ روڈ ہوسڈے کیرے ہیلی
ایکسٹینشن بناشنکری III اسٹیج
بینگلورو - 560085 فون 080-26725740

نوجیون ٹرسٹ بھون
ڈاک گھر، نوجیون
احمد آباد - 380014 فون 079-27541446

سی ڈبلیو سی کیمپس
بمقابل ڈھانکل بس اسٹاپ، پانی ہاٹی
کولکاتا - 700114 فون 033-25530454

سی ڈبلیو سی کامپلیکس
مالی گاؤں
گواہاٹی - 781021 فون 0361-2674869

اشاعتی ٹیم

ہیڈ، پبلی کیشن ڈویژن	:	محمد سراج انور
چیف ایڈیٹر	:	شویتااُپّل
چیف پروڈکشن آفیسر	:	ارون چتکارا
چیف بزنس منیجر	:	بباش کمارداس
ایڈیٹر	:	سید پرویزاحمد
پروڈکشن اسسٹنٹ	:	??

این سی ای آر ٹی واٹر مارک 80جی ایس ایم کاغذ پر شائع شدہ

سکریٹری، نیشنل کونسل آف ایجوکیشنل ریسرچ اینڈ ٹریننگ، شری اروندو مارگ، نئی دہلی نے

میں چھپوا کر

پبلی کیشن ڈویژن سے شائع کیا۔

© NCERT
not to be republished

پیش لفظ

’قومی درسیات کا خاکہ-2005‘ میں سفارش کی گئی ہے کہ بچّوں کی اسکولی زندگی، ان کی باہر کی زندگی سے ہم آہنگ ہونی چاہیے۔ یہ زاویۂ نظر کتابی علم کی اُس روایت کی نفی کرتا ہے جس کے باعث آج تک ہمارے نظام میں اسکول، گھر اور سماج کے درمیان فاصلے حائل رہے ہیں۔ نئے قومی درسیات کے خاکے پر مبنی نصاب اور نصابی کتابوں کی تیاری اسی بنیادی مقصد پر عمل آوری کی ایک کوشش کہی جاسکتی ہے۔ اس کوشش میں مختلف مضامین کو ایک دوسرے سے الگ رکھنے اور رٹ کر پڑھنے کے طریقۂ کار کی حوصلہ شکنی بھی شامل ہے۔ ہمیں امّید ہے کہ ان اقدامات سے قومی تعلیمی پالیسی (1986) میں مذکور تعلیم کے ’طفل مرکوز نظام‘ کی طرف مزید پیش رفت ہوگی۔

اس کوشش کی کامیابی کا انحصار ان اقدامات پر ہے کہ اسکولوں کے پرنسپل اور اساتذہ اپنے تاثرات خود ظاہر کرنے اور ذہنی سرگرمیوں اور سوالوں کے ذریعے سیکھنے کے سلسلے میں بچّوں کی ہمّت افزائی کریں۔ ہمیں یہ ضرور تسلیم کرنا چاہیے کہ بچّوں کو اگر موقع، وقت اور آزادی دی جائے تو وہ بڑوں سے حاصل شدہ معلومات کی بنیاد پر نئی معلومات مرتب کرتے ہیں۔ آموزش کے دوسرے ذرائع اور محلِ وقوع کو نظر انداز کرنے کے بنیادی اسباب میں سے ایک اہم سبب، مجوّزہ نصابی کتاب کو امتحان کے لیے واحد ذریعہ بنانا ہے۔ بچّوں کے اندر تخلیقی صلاحیت اور پیش قدمی کے رجحان کو فروغ دینا اُسی وقت ممکن ہے جب ہم آموزشی عمل میں بچّوں کو بہ حیثیت شریک کار قبول کریں اور ان سے اُسی طرح پیش آئیں۔ انھیں محض مقرّرہ معلومات کا جانکار نہ سمجھیں۔

یہ مقاصد اسکول کے نظام الاوقات (Time-Table) اور طریقۂ کار میں معقول تبدیلی کا مطالبہ کرتے ہیں۔ روز مرّہ معمولات میں نرمی کی اتنی ہی اہمیت یا ضرورت ہے جتنی کہ سالانہ کیلینڈر کے نفاذ اور محنت کی، تاکہ تدریس کے لیے دستیاب مدّت کو حقیقتاً تدریس کے لیے وقف کیا جاسکے۔ تدریس اور اندازۂ قدر کے طریقوں سے بھی اس امر کا تعین ہوگا کہ نصابی کتب بچّوں میں ذہنی تناؤ اور اکتاہٹ پیدا کرنے کے بجائے ان کی اسکولی زندگی کو خوش گوار بنانے میں کس حد تک مؤثر ثابت ہوتی ہیں۔ نصابی بوجھ کے مسئلے کو حل کرنے کے لیے نصاب سازوں نے مختلف سطحوں پر معلومات کی تشکیلِ نو اور اُسے نیا رُخ دینے کی غرض سے بچّوں کی نفسیات اور تدریس کے لیے دستیاب وقت پر زیادہ سنجیدگی کے ساتھ توجّہ دی ہے۔ اس مخلصانہ کوشش کو مزید بہتر بنانے کے لیے نصابی کتابیں سوچنے اور حیرتوں کو جگائے رکھنے، چھوٹے گروپوں میں بحث و مباحثے کو فروغ دینے اور عملاً انجام دی جانے والی سرگرمیوں کو زیادہ اوّلیت دیتی ہیں۔

این سی ای آر ٹی اس کتاب کے لیے خصوصی صلاح کار پروفیسر شمیم حنفی اور تشکیل کی گئی کمیٹی' کی مخلصانہ کوششوں کی شکر گزار ہے۔ اس کتاب کی تیاری میں جن اساتذہ نے حصّہ لیا، ہم ان کے متعلقہ اداروں کے بھی شکر گزار ہیں۔ ہم ان سبھی اداروں اور تنظیموں کا بھی شکریہ ادا کرتے ہیں جنھوں نے اپنے وسائل، ماخذ اور عملے کی فراہمی میں فراخ دلی کا ثبوت دیا۔ باضابطہ اصلاح اور اپنی اشاعت کے معیار کو مسلسل بہتر بنانے کے مقصد کی پابند ایک تنظیم کے طور پر این سی ای آر ٹی تمام مشوروں اور آرا کا خیر مقدم کرتی ہے تاکہ اس کتاب کو نظر ثانی کے بعد مزید کارآمد اور بامعنی بنایا جاسکے۔

پروفیسر بی۔ کے۔ ترپاٹھی

ڈائریکٹر

نیشنل کونسل آف ایجوکیشنل ریسرچ اینڈ ٹریننگ

مارچ، 2015

نئی دہلی

© NCERT not to be republished

اس کتاب کے بارے میں

بچوں میں تخلیقیت کا جوہر فطری طور پر موجود ہوتا ہے۔ وہ اپنے تخیل سے خوب کام لیتے ہیں اور کھیل کھیل میں بڑے بڑے کام کر لیتے ہیں۔ ننھے منّے بچّے بچّیاں گھروندے بنانے اور گڑیا گڈے کی شادی رچانے کا گُر جانتے ہیں۔ اسی طرح مختلف فنون کی بھی الگ الگ دنیائیں ہوتی ہیں جو کہ عام انسانوں کی دنیا سے مختلف اور پُر اسرار ہوتی ہیں۔

اس کتاب کا مقصد بچوں کی تخلیقی مہارت کو فروغ دینا ہے۔ تخلیقیت کا جوہر فطری ہوتا ہے اور اس کی حفاظت ضروری ہے۔ اسی کے ساتھ اسے مزید ترقی دینے کی کوشش بھی جاری رہنی چاہیے۔ موجودہ زمانے میں کاروباری طرز زندگی کے چلن اور بدلتی ہوئی قدروں کے نتیجے میں طالب علموں کی تخلیقیت خاصی متاثر ہوئی ہے۔ اب نہ تو وہ فطرت کے حسن سے لطف اندوز ہوتے ہیں اور نہ اپنے جمالیاتی ذوق کی تربیت کا انھیں خیال آتا ہے۔ موجودہ طرز زندگی ایسی نہیں کہ تعلیم کے دوران بچوں کی جمالیاتی نشو ونما بھی مناسب طریقے سے کی جا سکے۔ تعلیم سے شخصیت میں جو روشنی پیدا ہوتی ہے یا بچوں کے احساسات اور جذبات میں جو نکھار پیدا ہونا چاہیے، ان باتوں کی طرف توجہ روز بروز کم ہوتی جارہی ہے۔ تعلیم کا اصل مقصد بچوں میں حسن، خیر اور صداقت کے جوہر کی پرورش ہے۔ بہت سے ایسے کام بھی ہیں جو بظاہر غیر مفید معلوم ہوتے ہیں۔ مثلاً فطرت کے مناظر سے لطف اٹھانا، مصوری اور موسیقی سے محظوظ ہونا۔ ان سب کے لیے ضروری ہے کہ بچوں کے جمالیاتی ذوق کی تربیت کی جائے۔ اس کتاب کا مقصد یہی ہے کہ بچوں میں صحت مند اقدار کا شعور پیدا کیا جائے اور وہ صرف کاروباری مقاصد کے پابند ہو کر نہ رہ جائیں۔

ہمارے عہد میں تخلیقی تحریر کو اختراعی اور تجرباتی سطح پر حیاتِ نو بخشنے کی کوشش کی جارہی ہے۔ ادب، ترجمے اور میڈیا کے شعبوں میں نئی نئی تحریری اقسام وجود میں آرہی ہیں۔ زبان کا تخلیقی استعمال بہت بڑی طاقت اور استعداد ہے۔ اس کی تربیت ضروری ہے۔ زبان و ادب کے تخلیقی استعمال سے طالب عالم ہم عصر معاشرتی حقائق، متنوع افکار اور ثقافتوں کی نمائندگی کر سکیں گے نیز ان پر اظہار خیال کر سکیں گے۔

تخلیقیت رنگا رنگی کا احترام سکھاتی ہے اور یہ بتاتی ہے کہ کثرت میں وحدت کے تصور سے کیسے لطف اندوز ہوا جا سکتا ہے۔ ضرورت اس بات کی ہے کہ طلبا میں فطری طور پر موجود تخلیقی توانائی کو مناسب جہت عطا کی جائے تا کہ بہتر مستقبل کی امید کی جا سکے۔ اس لیے کہ کسی عمدہ تحریر میں رائے عامہ کو ہموار کرنے یا تبدیل کرنے کی قوت ہوتی ہے۔

ہندوستان ایک کثیر لسانی ملک ہے۔ یہاں بہت ساری زبانوں کے بولنے والے لوگ رہتے ہیں۔ اس کے مختلف علاقوں مین الگ الگ زبانیں بولی جاتی ہیں۔ الگ الگ زبانوں کے بولنے والے عموماً آپس میں رابطے کے لیے کسی ایسی زبان کا استعمال کرتے ہیں جن سے وہ دونوں واقف ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ ہندوستان میں دو یا دو سے زیادہ

زبانوں کا علم ضروری ہے۔ کوئی فرد خود کو کسی واحد زبان تک محدود نہیں رکھ سکتا۔ بات چیت کرتے ہوئے اکثر ایسا ہوتا ہے کہ ہم جملے کا آغاز ایک زبان میں کرتے ہیں اور اس کا اختتام دوسری زبان میں ہوتا ہے۔ اس لیے اُسے ایک سے زیادہ زبانوں کی تعلیم دی جاتی ہے۔ اس کتاب کی تیاری میں اس بات کو ذہن میں رکھا گیا ہے کہ جہاں تک ممکن ہو سکے مختلف زبانوں کی خصوصیات سے واقف کرادیا جائے۔ ہمارے کثیر لسانی تناظر میں یہ ضروری ہے کہ ترجمے کو ایک تخلیقی سرگرمی کے طور پر متعارف کرایا جائے۔

تخلیقی تحریر اور ترجمے کا نصاب یہ مطالبہ کرتا ہے کہ طلبا کی جانچ ہمہ جہت ہونی چاہیے۔ اس کا مقصد طلبا میں تخلیقی تحریر کے متعلق ان کی معلومات اور مہارتوں کو جلا بخشنا ہے۔ نیز ان کی دل چسپی کے پیشِ نظر انھیں ایک سمت عطا کرنا ہے۔ معلّم اپنے الگ الگ طالب علموں کے لیے الگ الگ انداز اختیار کر سکتے ہیں۔ اس کے لیے معلّم کو طلبا کی دشواریوں کی شناخت کرنی ہوگی۔ ساتھ ہی ان کے اعتماد کی سطح اور ان کی صلاحیتوں کا پتا لگانا ہوگا۔

صرف نمبروں یا گریڈ کی بنیاد پر طلبا کا تجزیہ نہیں کیا جانا چاہیے۔ معلّم کی طرف سے تعمیری رائے زیادہ مؤثر ہوگی اور اس لیے جانچ کے ایک وسیلے کے طور پر تحریری متن ہی کافی نہیں ہوگا۔ معلم پورے سال کے اپنے مشاہدات اور طالب علموں کے کاموں کو پیشِ نظر رکھیں۔ یعنی اس جائزے کا انحصار پورٹ فولیو، زبانی پیش کش، گروپ میں کیے گئے کام اور طلبا کے اپنے تجزیے پر مبنی ہونا چاہیے۔ تجزیے کے عمل میں طالب علم کے انفرادی اظہار کو خاطر خواہ اہمیت دینی ضروری ہے۔ اس کتاب میں کئی قسم کی سرگرمیاں دی گئی ہیں تاہم طلبا کی دلچسپیوں اور تقاضوں کے مطابق کچھ اور سرگرمیاں بھی وضع کی جاسکتی ہیں۔ یہ یاد رکھنا ضروری ہے کہ انھیں تخلیقی عمل کی نوعیت کے بارے میں علم فراہم کیا جائے تاکہ وہ اس عمل سے لطف اندوز ہوسکیں جو اس نصاب کا بنیادی مقصد ہے۔

معلّم کے سامنے سب سے بڑا چیلنج یہ ہے کہ سبھی طالب علموں کی تخلیقیت اور تفہیم کی سطح الگ الگ ہوتی ہے۔ معلّم کو چاہیے کہ طلبا کو ان کی انفرادی دلچسپی اور تخلیقیت کے مطابق تربیت دیں۔ طالب علم مرکوز ماحول میں معلم کا رول ایک دوست کا سا ہے۔ اس سے معلّم اور طالب علم کے درمیان مستقل بات چیت ممکن ہو سکے گی۔ نیز مثبت رویہ اور اظہار کی آزادی طالب علموں کی خوف کی سطح کو کم کرنے میں اہم رول ادا کرے گی۔ دوسری طرف ان کی خوداعتمادی اور خودانضباطی میں اضافہ ہوگا۔ یہ نصاب طلبا کو مختلف زبانوں کے ساتھ تخلیقی تعامل کا موقع فراہم کرتا ہے۔

اظہارِ تشکّر

اس کتاب میں ڈی ٹی پی آپریٹر محمد تعمیر حسین نے پوری دل چسپی سے حصّہ لیا ہے۔ کونسل ان کی شکر گزار ہے۔ اس درسی کتاب کی تیاری میں جن ماہرین تعلیم نیز اردو اساتذہ نے عملی تعاون سے نوازا، کونسل ان سبھی کا شکریہ ادا کرتی ہے۔

© NCERT
not to be republished

کمیٹی برائے تخلیقی جوہر-1

خصوصی صلاح کار

شمیم حنفی، پروفیسر ایمریٹس، جامعہ ملیہ اسلامیہ، نئی دہلی

چیف کوآرڈی نیٹر

کے۔سی۔ترپاٹھی، پروفیسر اینڈ ہیڈ، ڈپارٹمنٹ آف ایجوکیشن اِن لینگویجز، این سی ای آر ٹی، نئی دہلی

اراکین

اقبال مسعود، سابق جوائنٹ سکریٹری، مدھیہ پردیش اردو اکادمی، بھوپال

آفاق ندیم خاں، اسسٹنٹ پروفیسر، کالج آف ٹیچر ایجوکیشن، مولانا آزاد نیشنل اردو یونیورسٹی، بھوپال، مدھیہ پردیش

خان شاہد وہاب، لکچرر، گورنمنٹ بوائز سینئر سیکنڈری اسکول، نور نگر، جامعہ نگر، نئی دہلی

خواجہ محمد اکرام الدین، پروفیسر، ہندوستانی زبانوں کا مرکز، جواہر لعل نہرو یونیورسٹی، نئی دہلی

زبیر رضوی، سابق ڈائریکٹر، آل انڈیا ریڈیو، نئی دہلی

شافع قدوائی، پروفیسر، ڈپارٹمنٹ آف جرنلزم، علی گڑھ مسلم یونیورسٹی، علی گڑھ، اتر پردیش

شاہد پرویز، پروفیسر اینڈ ریجنل ڈائرکٹر، دہلی ریجنل سینٹر، مولانا آزاد نیشنل اردو یونیورسٹی، دہلی

شمیم احمد، اسسٹنٹ پروفیسر، شعبۂ اردو اور فارسی، سینٹ اسٹیفنز کالج، دہلی یونیورسٹی، دہلی

صغیر اختر، ٹی جی ٹی، اردو، مظہر الاسلام سکنڈری اسکول، فراش خانہ، دہلی

عتیق اللہ، پروفیسر (ریٹائرڈ)، شعبۂ اردو، دہلی یونیورسٹی، دہلی

علی رفاد فتیحی، پروفیسر، ڈپارٹمنٹ آف لنگوسٹکس، علی گڑھ مسلم یونیورسٹی، علی گڑھ، اتر پردیش

غضنفر علی، پروفیسر اینڈ ڈائرکٹر، اکیڈمی فار پروفیشنل ڈیولپمنٹ آف اردو میڈیم ٹیچرس، جامعہ ملیہ اسلامیہ، نئی دہلی

فیروز عالم، اسسٹنٹ پروفیسر، ڈائریکٹوریٹ آف ڈسٹنس ایجوکیشن، مولانا آزاد نیشنل اردو یونیورسٹی، حیدرآباد

قمر الہدیٰ فریدی، پروفیسر، شعبۂ اردو، علی گڑھ مسلم یونیورسٹی، علی گڑھ، اتر پردیش

محمد احسن، پروفیسر اینڈ ریجنل ڈائرکٹر، بھوپال ریجنل سینٹر، مولانا آزاد نیشنل اردو یونیورسٹی، بھوپال، مدھیہ پردیش

محمد افضال حسین، اسسٹنٹ پروفیسر، شعبۂ اردو اور فارسی، ڈاکٹر ہری سنگھ گوڑ سینٹرل یونیورسٹی، ساگر، مدھیہ پردیش

محمد شکیل اختر، پروڈیوسر، ریڈیو جامعہ، اے جے کے ماس کمیونیکیشن ریسرچ سنٹر، جامعہ ملیہ اسلامیہ، نئی دہلی

محمد نعمان خاں، پروفیسر (ریٹائرڈ)، ڈپارٹمنٹ آف ایجوکیشن اِن لینگویجز، این سی ای آر ٹی، نئی دہلی

محمد نفیس حسن، لیکچرر، اردو، گورنمنٹ بوائز سینئر سیکنڈری اسکول، بیلا روڈ، دریا گنج، نئی دہلی

نصرت جہاں، ایسوسی ایٹ پروفیسر، سریندر ناتھ ایوننگ کالج، کولکاتا، مغربی بنگال

محمد معظم الدین، پروفیسر، ڈپارٹمنٹ آف ایجوکیشن اِن لینگویجز، این سی ای آر ٹی، نئی دہلی

سندھیا سنگھ، پروفیسر، ڈپارٹمنٹ آف ایجوکیشن اِن لینگویجز، این سی ای آر ٹی، نئی دہلی

کیرتی کپور، ایسوسی ایٹ پروفیسر، ڈپارٹمنٹ آف ایجوکیشن اِن لینگویجز، این سی ای آر ٹی، نئی دہلی

میناکشی کھار، اسسٹنٹ پروفیسر، ڈپارٹمنٹ آف ایجوکیشن اِن لینگویجز، این سی ای آر ٹی، نئی دہلی

چمن آرا خان، ایسوسی ایٹ پروفیسر، ڈپارٹمنٹ آف ایجوکیشن اِن لینگویجز، این سی ای آر ٹی، نئی دہلی

ممبر کوآرڈی نیٹر

دیوان حنّان خاں، پروفیسر، ڈپارٹمنٹ آف ایجوکیشن اِن لینگویجز، این سی ای آر ٹی، نئی دہلی

محمد فاروق انصاری، پروفیسر، ڈپارٹمنٹ آف ایجوکیشن اِن لینگویجز، این سی ای آر ٹی، نئی دہلی

© NCERT not to be republished

بھارت کا آئین

تمہید

ھَم بھارت کے عوام متانت وسنجیدگی سے عزم کرتے ہیں کہ بھارَت کو ایک مقتَدر، سمَاج وَادی، غیَر مَذھَبی عَوامی جَمھُوریَہ بنائیں اور اس کے تمام شہریوں کے لیے حاصل کریں۔

انصاف سماجی، معاشی اور سیاسی

آزادی خیال، اظہار، عقیدہ، دین اور عبادت

مساوات بہ اعتبار حیثیت اور موقع اور ان سب میں

اخوت کو ترقی دیں جس سے فرد کی عظمت اور قوم کے اتحاد اور سالمیت کا تیقن ہو۔

اپنی آئین ساز اسمبلی میں آج چھبیس نومبر 1949ء کو یہ آئین ذریعہ ہذا اختیار کرتے ہیں، وضع کرتے ہیں اور اپنے آپ پر نافذ کرتے ہیں۔

1۔ آئینی (بیالیسویں ترمیم) ایکٹ، 1976 کے سیکشن 2 کے ذریعہ ''مقتدر عوامی جمہوریہ'' کی جگہ (3-1-1977 سے)

2۔ آئینی (بیالیسویں ترمیم) ایکٹ، 1976 کے سیکشن 2 کے ذریعہ ''قوم کے اتحاد'' کی جگہ (3-1-1977 سے)

© NCERT not to be republished

ترتیب

پیش لفظ	iii
اس کتاب کے بارے میں	v
اکائی I **تخلیقیت اورتحریر**	**1**
باب1: تخلیقیت کیا ہے؟	5
باب2: تحریر میں تخلیقی اظہار	15
باب3: جملہ، پیراگراف اور بیان کے اسالیب	26
اکائی II **ادبی اظہار**	**39**
باب1: نثر	42
باب2: شاعری	65
اکائی III **عوامی ذرائع ابلاغ**	**85**
باب1: عوامی ذرائع ابلاغ — پرنٹ میڈیا	88
باب2: میڈیا کے لیے لکھنا	99
اکائی IV **ترجمہ**	**128**
باب1: ترجمہ — ایک مختصر تعارف	131
باب2: ترجمے کی اقسام	139
فرہنگ	*155*

© NCERT not to be republished

تخلیقی جوہر حصہ — 2

تخلیقی تحریر اور ترجمہ کی درسی کتاب

بارھویں جماعت کے لیے

اکائی V

- ادبی اظہار — *II*

اکائی VI

- میڈیا کے لیے لکھنا — *II*

اکائی VII

- ترجمہ — *II*

اکائی VIII

- ترجمے اور ادارت (ایڈیٹنگ) کے وسائل

© NCERT
not to be republished